حضرت علیؑ کی سابقہ انبیاءؑ پر افضلیت کا عقیدہ

قرآن وسنت کے آئینہ میں

تحریر: سید توقیر عباس کاظمی

tqrkazmi@yahoo.com

المصطفیٰ اسلامک سنٹر گوجرانوالہ پاکستان

Website: http://micgrw.com

E.mail: mic_grw@yahoo.com

بسمہ تعالی

سوال: کیا حضرت امام علیؑ اور باقی آئمہؑ، رسول خداﷺ کے علاوہ تمام سابقہ انبیاء سے افضل ہیں؟

مذکورہ سوال درحقیقت شیعوں کے عقائد پر غیر شیعہ مسلمانوں کے اعتراضات میں سے ایک اہم اعتراض ہے چونکہ اہل تشیع (علماء میں مشہور قول کی بناپر) حضرت امام علیؑ اور باقی گیارہ اماموں کو رسول خداﷺ کے علاوہ تمام سابقہ انبیاء سے افضل مانتے ہیں۔ ذیل میں اہل تشیع کے اس عقیدہ کے دلائل کو بطورِ خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

پہلی دلیل:

سورہ بقرہ کی آیت ۱۲۴ ﴿إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا﴾ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امامت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے بلند اور افضل ہے، کیونکہ اس آیت مبارکہ کے شان نزول سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو خدائی امتحانات اور آزمائشوں کے نتیجہ میں نبوت کے مرتبہ کے بعد امامت کا رتبہ ملا۔

پس اگر امامت کا مرتبہ نبوت سے کمتر یا اس کے برابر ہوتا تو اللہ تعالی کی طرف سے حضرت ابراہیمؑ کے لیے نبوت کے درجہ کے بعد (بہت سے امتحانات اور آزمائشوں کے بعد) امامت کے رتبہ کا اعلان بے معنی ہو جاتا۔

لہٰذا مذکورہ آیت کی بناپر یقینی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ امامت کا مرتبہ نبوت سے افضل وبرتر ہے؛ پس جب امامت کا نبوت سے افضل ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے تو یقینا امام، نبی سے افضل ہوگا،اس بناپر یہ عقیدہ قرآن مجید کے عین مطابق ہے کہ حضرت امام علیؑ اور دیگر آئمہؑ رسول خداﷺ کے علاوہ دیگر انبیائے ما سلف سے افضل ہیں[1]۔

[1]: اس نظریہ میں رسول خداﷺ کو دیگر انبیاء سے اس لئے استثناء کیا گیا ہے کہ آپؐ نبوت ورسالت کے علاوہ امامت کے مرتبہ پر بھی فائز تھے، البتہ نبوت ورسالت آپؐ پر ختم ہو گئی ہے

دوسری دلیل:

محدثین نے نقل کیا ہے کہ رسول خداﷺ نے اپنے بارے میں فرمایا: اِنا سید البشر «میں تمام انسانوں کا سردار ہوں» یا فرمایا: اِنا سید ولد آدم «میں آدمؑ کی تمام اولاد کا سردار ہوں»[2]؛ دوسری طرف قرآن مجید کی آیت مباہلہ ﴿...فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ...﴾[3] میں حضرت علیؑ کو نفسِ رسولﷺ اور جانِ پیغمبرﷺ کے عنوان سے متعارف کروایا گیا ہے کیونکہ تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ مذکورہ آیت میں ﴿أَنْفُسَنَا﴾ کا مصداق صرف حضرت علیؑ ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علیؑ اور رسول خداﷺ کے درمیان مساوات ہے، پس جب رسول خداﷺ، سید البشر یا سید ولد آدم ہونے کی بناپر تمام سابقہ انبیاءؑ سے افضل ہیں تو مساوي الأفضل أفضل «افضل کا مساوی بھی افضل ہی ہوتا ہے» کے عقلی قاعدہ کے تحت حضرت علیؑ بھی نفس رسولﷺ ہونے کی بناپر رسول خداﷺ کے علاوہ باقی تمام انبیاء سے افضل قرار پائیں گے۔

لیکن امامت کے مرتبہ میں آپؐ کے بارہ جانشین ہیں جنہیں شیعہ اپنا امام مانتے ہیں، اور یہ بارہ امام اگرچہ نبی یا رسول نہیں ہیں لیکن خدا کی طرف سے پیغمبر اکرمؐ کے بعد امت کے امام اور پیشوا ہیں اور چونکہ امامت کا درجہ نبوت سے افضل ہے لہٰذا یہ بارہ امام ایسے تمام انبیاء سے یقینا افضل ہیں جو امامت کے رتبہ سے محروم رہے؛ سید ھبۃ اللہ شہرستانی ایسے ہی ایک سوال کے جواب میں کہتے ہیں: تمام انبیاء کے سردار کی جانشینی اور خلافت مرتبہ کے لحاظ سے مقام نبوت سے کمتر نہیں ہے اس بناپر ہمارے امام اگرچہ مقام نبوت کے حامل نہیں تھے لیکن سید الرسل کے جانشین تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی بڑی حکومت کا وزیر کسی چھوٹی حکومت کے سربراہ سے کئی درجہ برتر وافضل ہوتا ہے.

[2]: صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب معجزات النبی؛ المستدرک (حاکم نیسابوری)، کتاب تواریخ المتقدمین، باب ذکر اسماء النبی؛ شرح نہج البلاغہ: ج۱۱ص۶۶، خطبہ ۲۰۷.

[3]: سورہ آل عمران: آیت ۶۱.

تیسری دلیل:

تمام شیعہ و اہل سنت مفسرین کا اتفاق ہے کہ جب سورہ مائدہ کی آیت ۶۷ نازل ہوئی تو رسول خداﷺ نے حج الوداع سے واپسی کے موقعہ پر غدیر کے مقام پر ایک لاکھ بیس ہزار اصحاب کے مجمع میں، حضرت علیؑ کا بازو پکڑ کر بلند کر کے فرمایا: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» «جس جس کا میں مولی ہوں اس اس کا علیؑ مولی ہے»[۴]

واضح ہے کہ ہمارے نبی صرف اس آخری امت کے مولی و آقا نہیں ہیں بلکہ سابقہ انبیاء کے بھی مولی و آقا ہیں؛ پس جب پیغمبر اکرمﷺ سابقہ انبیاء کے مولی و آقا ہونے کی بنا پر اُن سے افضل ہیں تو حدیث مبارکہ «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» کی بنا پر حضرت علیؑ بھی سابقہ انبیاء سے افضل قرار پائیں گے۔

چوتھی دلیل:

فریقین کے درمیان متفقہ بہت سی احادیث بھی پیغمبر اکرمﷺ اور حضرت علیؑ کے درمیان مساوات کو بیان کرتی ہیں، جیسا کہ رسول خداﷺ نے ارشاد فرمایا: خُلِقْتُ أَنَا وَعَلِي مِنْ نُورٍ وَاحِدٍ «مجھے اور علی کو ایک ہی نور سے خلق کیا گیا»[۵]؛

اسی طرح محدثین نے رسول خداﷺ کی یہ حدیث بھی نقل کی ہے کہ

---

[۴]: سنن الترمذی: ابواب المناقب، باب مناقب علی بن إبی طالب؛ مسند (احمد بن حنبل): ج۱ص۷۹ مسند علی بن ابی طالب؛ المستدرک علی الصحیحین (حاکم نیشاپوری): ج۳ص۱۰۹، ذکر بعض فضائل علی؛ فتح الباری (ابن حجر عسقلانی): ج۷ص۶۱، مناقب علی بن إبی طالب؛ السنن الکبری (نسائی): کتاب المناقب، باب فضائل علی، نیز یہ حدیث اہل سنت کی دوسری بہت سی کتب میں بھی نقل ہوئی ہے.

[۵]: الخصال (شیخ صدوق): ص۱۳، طبع جامعۃ المدرسین؛ ینابیع المودۃ (قندوزی حنفی) ج۲ص۳۰۳، طبع اول ۱۴۱۶، دار الاسوہ.

آپﷺ نے فرمایا: عَلِيٌّ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ وَ هُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي «علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر صاحبِ ایمان کا مولی ہے»[۶]

مذکورہ احادیث میں رسول خداﷺ اور حضرت علیؑ کی وحدت جسمی اور مادی نہیں ہے بلکہ روحانی اور صفاتی وحدت ہے اور یہی وحدت و مساوات اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جس طرح رسول خداﷺ دیگر تمام انبیاء سے افضل ہیں اسی طرح علی مرتضیؑ بھی رسول خداﷺ کے علاوہ دیگر تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

پانچویں دلیل:

اہل سنت کے معتبر علماء نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ حضرت عیسیؑ، امام مھدیؑ کی اقتداء میں نماز ادا کریں، اور بعض اہل سنت علماء نے حضرت عیسیؑ کی، امام مھدیعج کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کو متواتر احادیث میں سے شمار کیا ہے[۷]، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ امام مھدیؑ حضرت عیسیؑ سے افضل ہیں، جبکہ حضرت مھدیؑ امام ہیں اور حضرت عیسیؑ نبی۔

چھٹی دلیل:

بعض علماء نے رسول خداﷺ کی زبانی نقل کیا ہے کہ آپﷺ نے فرمایا: عُلَمَاءُ أُمَّتِي كَأَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ، «میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء جیسے ہیں»[۸]

پس جس آخری نبی کی امت کے علما کو سابقہ انبیاء کے برابر یا بعض روایات کے مطابق اُن سے افضل مانا جاسکتا ہے تو پھر حضرت علیؑ یا دیگر ائمہ معصومینؑ کو اُن انبیاء سے افضل ماننے میں کیا حرج ہے؟!

---

[۶]: فضائل الصحابۃ (النسائی): ص۱۵؛ الامالی (شیخ طوسی): ص۵۰ طبع اول ۱۴۱۴ھ.

[۷]: ابن حجر نے ابوالحسن الخسعی سے نقل کیا ہے: تواترت الاخبار بأن المهدی من هذه الامة وأن عیسی یصلی خلفه (فتح الباری (ابن حجر): ج۶ص۳۵۸).

[۸]: عوالی اللالی (ابن ابی جمهور الاحسائی): ج۴ص۷۷.

نیز اس بات میں بھی کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ حضرت علی اور ائمہ معصومینؑ امت کے عام علماء سے افضل ہیں، پس اس سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ آئمہؑ بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل ہیں۔

ساتویں دلیل:

اہل سنت کی معتبر کتب میں یہ حدیث موجود ہے کہ رسول خداﷺ نے حضرت علیؑ کی شان میں فرمایا:

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى آدَمَ فِي عِلْمِهِ، وَ إِلَى نُوحٍ فِي حِلْمِهِ، وَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فِي خَلَّتِهِ، وَ إِلَى مُوسَى فِي هَيْبَتِهِ، وَ إِلَى عِيسَى فِي عِبَادَتِهِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ؛[۹] «جو شخص حضرت آدمؑ کو اُن کے علم میں، حضرت نوحؑ کو اُن کے حلم میں، حضرت ابراہیمؑ کو ان کی خُلت میں، حضرت موسیؑ کو ان کی ہیبت میں، اور حضرت عیسیؑ کو اُن کی عبادت میں دیکھنا چاہے تو وہ علی بن ابی طالب کی طرف دیکھ لے»۔

اس حدیث کے مطابق حضرت علیؑ، سابقہ انبیاء کی صفات کمال میں ان کے شریک ہیں اور چونکہ ان انبیاء کی بارز صفاتِ کمال میں صرف ایک ایک صفت تھی لیکن حضرت علیؑ ان انبیاء کی تمام صفات کمال کے حامل تھے پس یقیناً حضرت علیؑ سابقہ انبیاء سے افضل قرار پائیں گے۔

البتہ قابل ذکر ہے کہ حضرت علیؑ کی دیگر صحابہ کرام سے افضلیت کسی باانصاف مسلمان سے مخفی نہیں ہے کیونکہ تمام شیعہ و اہل سنت علماء کا اتفاق ہے کہ دیگر اکثر صحابہ کرام طویل عرصہ تک شرک و کفر کے بعد اسلام لائے جبکہ حضرت علیؑ نے اپنے لئے ارشاد فرمایا: أَنِّي لَمْ أُشْرِكْ بِاللَّهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ، وَ لَمْ أَعْبُدِ اللَّاتَ وَ الْعُزَّى؛ «میں نے پلک جھپکنے کی دیر کے برابر بھی اللہ کا شرک نہیں کیا اور میں نے کبھی لات و عزّی (بتوں) کی عبادت نہیں کی»[۱۰]

---

[۹]: تاریخ مدینۃ دمشق (ابن عساکر) ج۴۲، ص۳۱۳.

[۱۰]: بحار الانوار (مجلسی): ج۳۱ص۴۳۲؛